REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۹/۱۴ — ۷ تبوک ۱۳۳۹ ہش — ۷ ستمبر ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۰۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

(۱) ربوہ ۵ ستمبر بوقت نو بجے صبح

گزشتہ دو دن حضور کو اعصابی ضعف کی تکلیف رہی۔ رات نیند آ گئی اِس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

(۲) ربوہ ۶ ستمبر بوقت نو بجے صبح — کل دن بھر حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی رات نیند آرام سے آئی۔ اِس وقت بھی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی کامل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا نما وجود ہے۔ خدا کی جو معرفت آپ کو حاصل تھی

اور جس طرح آپ نے اُس کی توحید کو دنیا میں قائم کیا وہ بات ہرگز کسی اور کو حاصل نہیں

آپ کا مقام وہ ہے کہ جس میں بندے اور خدا کے درمیان کوئی دوئی اور مغائرت نہیں رہتی

آپ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں اور آپ کی کامل اتباع کے بغیر محبت الٰہی کا حصول ناممکن ہے

یوم سیرۃ النبیؐ کے موقعہ پر ربوہ میں عظیم الشان جلسہ۔ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر

ربوہ — نظارت اصلاح و ارشاد کی زیر ہدایت مورخہ ۵ ستمبر کو ربوہ میں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب عشق و محبت اور وابستگی و عقیدت کے گہرے اور پُرخلوص جذبات کے ساتھ پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور جملہ تعلیمی ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ اور تمام اہل ربوہ مرد و زن اور اطفال نے جوق در جوق سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم الشان جلسے میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔

جو مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کی زیر صدارت صبح سوا آٹھ بجے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں منعقد ہوا — جلسہ میں فاضل مقررین نے سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالکر آپؐ کے انتہائی ارفع و اعلیٰ مقام، فہم و ادراک سے بالا شان، آپؐ کی بے مثال قوت قدسیہ اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب دنیائے انسانیت پر آپؐ کے احسانات اور آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کو احسن پیرائے میں بیان کیا۔ اور اس طرح قرآن مجید احادیث اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں واضح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود خدا نما وجود ہے۔ خدا کی جو معرفت آپؐ کو حاصل تھی۔ اور جس طرح آپؐ نے اس کی ذات اور صفات سے دنیا کو آگاہ کیا۔ اور اس کی توحید کو دنیا میں قائم فرمایا۔ وہ بات ہرگز کسی اور کو حاصل نہیں۔ آپؐ کا مقام وہ ہے کہ جس میں بندے اور خدا کے درمیان کوئی دوئی اور مغائرت نہیں رہتی۔ نیز یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود باجود دائرہ انسانیت کا نقطۂ مرکزی ہے۔ روئے زمین پر تمام آدم زادوں میں حقیقی اور اتم طور پر بجز آپؐ کے انسان کامل اور کوئی نہیں۔ آپؐ تمام انبیاء سے افضل اور انسانی کمال کے اس انتہائی ارفع مقام پر فائز ہیں کہ اوّلین اور آخرین میں سے اس تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے آپؐ کی ذات والا صفات کو تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے۔ آپؐ کی اتباع کے بغیر نہ محبت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کا قرب میسر آ سکتا ہے۔

دوران جلسہ میں بہت سے احباب نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بعض بزرگان سلسلہ کا بلند پایہ نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھ کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور محبت و عقیدت کے پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کی

اس بابرکت جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل نے کی بعدہ صاحب صدر نے ۲ ستمبر ۱۹۶۰ء کے الفضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے اذکار مقدس سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں سب سے پہلے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ نے آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے معجز نما اثرات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے واضح کیا کہ کس طرح آنحضورؐ نے مادی اور روحانی لحاظ سے

(باقی صفحہ ۴ پر)

ضروری اعلان

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر ربوہ —

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۵ ستمبر سے انشاء اللہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپریشن کا کام شروع ہو جائے گا۔ یہ اپریشن آنکھ کے موتیا، ہرنیا، بواسیر وغیرہ قسم کے فی الحال شروع کئے جائیں گے۔ امید ہے ضرورت مند احباب اس سے فائدہ اٹھائیں گے

مکرم صالح الشبیبی صاحب بخیریت انڈونیشیا پہنچ گئے

مکرم صالح الشبیبی صاحب مبلغ انڈونیشیا مورخہ ۲۲؍ کو دہلی سے روانہ ہو کر بخیر و عافیت جاکرتا انڈونیشیا پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

اُمّ مظفر احمد کی طبیعت خدا کے فضل سے بتدریج بہتر ہو رہی ہے

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور —

لاہور ۴ ستمبر بوقت سوا نو بجے شب بذریعہ فون

اُمّ مظفر احمد کی طبیعت خدا کے فضل سے آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے۔ تین دن ہوئے ڈاکٹر صاحب نے گاؤ تکیہ کے سہارے بستر میں بٹھایا تھا۔ اس وقت تو اُمّ مظفر احمد نے برداشت کر لیا مگر بعد میں بڑی کوفت ہوئی۔ پرسوں گھٹنے کی ورم کی وجہ سے ایکسرے لیا گیا۔ مگر خدا کے فضل سے ہڈی میں کوئی نقص نہیں نکلا۔ صرف ورم اور درد ہے۔ لیکن بے چینی اور ضعف کا سلسلہ چل رہا ہے اور بعض اوقات بے چینی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

اُمّ مظفر احمد کی بیماری کے ایام میں احمدی بھائیوں اور بہنوں نے جس غیر معمولی محبت اور ہمدردی کا ثبوت دیا ہے اور جس سچی تڑپ کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ اس کی وجہ سے ہم دونوں کے دل بے حد متاثر ہیں۔ دراصل یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اپنے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی ظلیت میں اپنے متبعین کے دلوں کو ایسی محبت اور اخوت کی زنجیروں میں باندھ دیا ہے کہ رسول پاک کے زمانے کے بعد اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو بہترین جزا سے نوازے اور انہیں دین و دنیا کے حسنات سے حصہ وافر عطا کرے

آئندہ انشاء اللہ ہفتہ میں صرف ایک دن رپورٹ کافی ہوگی ؛

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

ہفتہ وقف جدید

"وقف جدید" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ تحریک ہے جس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا سب کچھ نثار کر دینے کو تیار ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی لکھا ہے "وقف جدید" کی تحریک دراصل ہمہ گیر اور بنیادی تحریک ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ علاقہ وار اصلاح و ارشاد کی ایسی بنیاد قائم کی جائے کہ آخر کار یہ تمام دنیا پر مسلط ہو جائے۔ اس لحاظ سے اگرچہ آغاز میں بظاہر یہ تحریک معمولی نظر آتی ہے لیکن اپنے وسیع اغراض و مقاصد کے لحاظ سے یہ اہم ترین تحریک ہے۔ بے شک اس کا آغاز چھوٹے پیمانے پر کیا گیا ہے۔ لیکن جس طرح انسان پہلے بچہ ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے جوان اور پورا انسان بن جاتا ہے اسی طرح اس تحریک کا حال ہے۔

مالی لحاظ سے بھی یہ تحریک بظاہر معمولی اور آسان ترین تحریک معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ صرف -/۸ آنے ماہوار دینے سے ایک احمدی اس تحریک میں شامل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہم تخیل سے کام لیں اور اس کے پھیلاؤ کا نقشہ اپنے دل میں جمائیں اور یہ خیال کریں کہ بچوں سے لے کر بوڑھوں تک آسانی سے اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جس طرح برگد کے درخت کا بیج چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کا درخت پھیلاؤ میں سب درختوں سے بڑھ جاتا ہے اور اتنا بڑھ جاتا ہے کہ کوئی درخت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ہزاروں پرندے اس پر بسیرا لیتے ہیں اور سینکڑوں انسان اس کے سایہ میں آرام کر سکتے ہیں اسی طرح وقف جدید کی تحریک کا حال ہے کہ ایک دن یہ اتنا بڑا درخت بن جانے والا ہے کہ جس کا سایہ عالمگیر حیثیت رکھے گا۔ اور جس کا فیض ہر گھرانے تک پہنچے گا۔ اور ہر گوشے تک اس کی رحمتیں نزول فرمائیں گی۔

چندہ وقف جدید کا جو جائزہ الفضل میں شائع ہوا ہے اس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ دوستوں نے اس تحریک کو اتنی اہمیت نہیں دی جتنی کہ دینی چاہیئے۔ اس اعلان میں بعض جماعتوں کے چندہ کے متعلق کوائف دئے گئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر کوئی انسان یہ یقین نہیں کر سکتا کہ ان جماعتوں نے اس تحریک کی اہمیت کو سمجھا ہے ان جماعتوں میں سے اکثر کی طرف بہت سا چندہ بقایا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ جماعت کے عہدیداروں نے دوستوں کو تحریک کی اہمیت کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ یا اگر دلائی ہے تو بے دلی سے دلائی ہے ورنہ ہو نہیں سکتا کہ اتنا بقایا رہ جائے چنانچہ خود ربوہ کی جماعت کا ہی یہ حال ہے کہ اس کی طرف -/۱۷۰۱ روپیہ بقایا ہے۔ بیشک ربوہ کی جماعت کے اراکین سب جماعتوں سے زیادہ ہیں تاہم بقایا کی اتنی رقم ظاہر کرتی ہے کہ اہالی ربوہ نے بھی اس تحریک کو زیادہ اہمیت نہیں دی اور جیسا کہ کہتے ہیں چراغ تلے اندھیرے والی بات ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ شاید وصولی چندہ کی تحریک میں کچھ غلطی ہے۔ چاہیئے کہ بجائے یکمشت سال کے -/۶ روپیہ وصول کرنے کی کوشش کے ہر ماہ وعدہ کنندگان سے صرف -/۸/- آنے وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح یقیناً زیادہ آسانی ہو گی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو دوست یکمشت یا زیادہ دے سکتے ہوں وہ نہ دیں یہ طریق کہ -/۸/- ماہوار لیا جائے صرف ان کے لئے ہے جو یکمشت ادائیگی کرنے سے معذور ہوں۔ اس طرح بے شک محصلوں کا کام بڑھ جاتا ہے لیکن جو کام کرنا ہے وہ تو کرنا ہی ہے۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۳ ستمبر سے ہفتہ وقف جدید شروع ہے۔ ہفتہ منانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو کام مہینوں میں ہونا چاہیئے وہ ہفتوں اور دنوں میں ہو جائے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس ہفتہ کو پوری طرح کامیاب بنانے کی کوشش کریں وہ بھی جن کا کام چندہ جمع کرنا ہے اور وہ بھی جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عام فعالیت کے ساتھ ساتھ ایسے صاحبِ دل بھی موجود ہیں جو تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ایسے احباب وقف جدید میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے فضل سے کام میں رکاوٹ کا خدشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ تحریک بھی ہمارے اولوالعزم امام کے ہاتھوں سے جاری ہوئی ہے۔ اس لئے اس کی کامیابی کی ہمیں سو فی صدی امید ہے یہ چلتی ہے اور ضرور چلتی ہے اور اس ننھے سے بیج سے ضرور وہ درخت اگنا اور پھیلنا ہے۔ جو اس بیج کی شکل میں بویا گیا ہے۔ البتہ اس کی آبیاری اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے

ہمیں چاہیئے کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اپنی کوشش میں ذرا کوتاہی نہ ہونے دیں تاکہ ہماری اینٹ اس عظیم الشان عمارت میں اپنی جگہ پر لگے جو وقف جدید کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہو چکی ہے۔

سچی بات یہ ہے کہ یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے اور جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تھا۔ اس وقت آپ نے جو الفاظ کہے تھے اور ان الفاظ میں جس عزم اور ارادہ کی قوت تھی یقیناً یہ قوت ظاہر کرتی ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ نے کہلوائی ہے اور یہ ہرگز نہیں ٹلے گی۔ اور یقیناً اس کی بات پوری ہو کر رہے گی آئیے اس عزم و ارادہ کی قوت میں ہم اپنا بھی حصہ ڈال لیں۔ کیونکہ یہ سرمایہ سعادت کی بات ہے۔ اس کی قیمت یہی ہے کہ "چشم خریدار" پر احسان رہ جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے ان اللہ یحب المحسنین۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں نئے سال کے لئے داخلہ یکم ستمبر سے شروع ہے جو ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گا۔ انٹرمیڈیٹ کلاسز میں آرٹس کے علاوہ میڈیکل گروپ اور پری انجینیرنگ گروپ کی تدریس کا عمدہ انتظام ہے۔ ڈگری کلاسز میں پنجاب یونیورسٹی کی بی۔ ایس۔ سی اور بی اے کلاسز کے طلباء کو تیار کیا جاتا ہے۔ روایاتی عمدہ نتائج بہترین تعلیم کے شاہد ہیں "بی اے۔ بی ایس سی آنرز اور پاس کورسز" کے نئے جدید تعلیمی اصلاحات کے مطابق داخلہ ہو گا۔

داخلہ فارم کے ساتھ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ دفتر میں دینا ضروری ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر مل سکتا ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر کلاسز (آرٹس) کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۰ء سے شروع ہے اور دس روز تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے فارم دفتر ہذا سے مل سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ کے ہمراہ پہنچنی چاہئیں۔

احباب اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں تاکہ وہ اسلامی ماحول میں تعلیم حاصل کر سکیں۔ کالج کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ بھی بالکل واجبی ہے اور پنجاب کے تمام کالجز کی نسبت بہت کم ہے۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ چونکہ انصار اللہ کے قیام و طعام کے جملہ انتظامات مرکز کے ذمہ ہوتے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے یہ کام اراکین انصار اللہ کے تعاون سے ہی سر انجام پا سکتا ہے۔ لہٰذا زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ اجتماع کا چندہ بشرح جلد از جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ بروقت انتظامات ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

موجودہ زمانہ سے تعلق رکھنے والے بعض مخصوص فقہی مسائل کے مطالعہ کی ضرورت

فرمودہ ۵ مئی سنہ ۱۹۴۶ء بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے جو حصص بیان فرمائے ہیں۔ یہ نسبتی لحاظ سے ہی بیان کئے گئے ہیں۔ اب تو آئن سٹائن کے نظریہ نے بھی ثابت کر دیا ہے۔ کہ تمام دنیا میں باہم نسبت پائی جاتی ہے۔ اگر ان امور کو

نسبتی لحاظ سے

بیان نہ کیا جاتا۔ بلکہ یہ کہا جاتا کہ اتنے بیٹے ہوں یا اتنے پوتے ہوں یا اتنی خالائیں ہوں۔ یا اتنے چچے ہوں۔ تو ان میں جائداد کو یوں تقسیم کرو۔ تو قرآن کریم کے برابر کتاب تو شاید اس ایک مسئلہ کے حل کے لئے ہی نازل کرنی پڑتی۔ پس ایسے مسائل جب بھی بیان کئے جائیں گے۔ نسبتی رنگ میں ہی بیان ہوں گے۔ اس مسئلہ پر بھی جہاں تک قرآن کریم کا سوال ہے کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ صرف تاریخ اور فقہ جس پر اس کی تفصیلات کا انحصار رکھا جاتا ہے۔ اس میں ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے اور

میں امید کرتا ہوں

کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس مسئلہ کی طرف توجہ کریں گے۔ باقی رہا خیر کا ذکر جو قرآنی آیت میں کیا گیا ہے۔ میں اس کے جو معنے کیا کرتا ہوں میرے نزدیک اگر ان کو مدنظر رکھا جائے۔ تو اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ان ترک خیراً کہ اگر مرنے والا اپنے پیچھے خیر چھوڑتا ہے۔ تو الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ وہ اپنے والدین اور اقربا کے حق میں وصیت کر جاتے ہیں بتا چکا ہوں۔ کہ خیر کے معنی مال کثیر کے ہیں۔ اور جب کسی شخص کی اس قدر جائداد ہو۔ یا اس قدر مال اس کے پاس موجود ہو۔ جو اس کے نقطۂ نگاہ سے مال کثیر کہلانے کا مستحق ہو۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ مرتے وقت اپنے والدین اور اقربا کے متعلق اس کی وصیت کر جائے۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے

کہ جب شریعت نے تمام رشتہ داروں کے حصص مقرر کر دیے ہیں۔ تو پھر اس کے لئے کسی اور وصیت کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک ورثہ کے حصص اللہ تعالیٰ کی طرف سے معین ہیں۔ لیکن بسا اوقات ایسے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں کہ باوجود شریعت کا حکم موجود ہونے کے تقسیم مال میں کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر مسلمان اس قرآنی حکم پر ہمیشہ عمل کرتے چلے آتے۔ تو ان کی حالت اس حد تک نہ گرتی۔ کہ جب ان سے پوچھا گیا کہ تم اپنی جائدادیں اور اپنے اموال

قرآنی تعلیم کے مطابق

تقسیم کرانا چاہتے ہو۔ یا رسم و رواج کے مطابق تو انہوں نے یہ جواب دے دیا کہ ہمیں رسم و رواج منظور ہے۔ قرآنی احکام کے مطابق ہم اپنے اموال کی تقسیم نہیں چاہتے اگر مسلمان اس حکم کو مدنظر رکھتے اور مرنے والے دوسروں کو یہی کہتے چلے جاتے کہ دیکھنا ہماری جائداد شرعی احکام کے مطابق تقسیم ہو۔ تو مسلمانوں کو یہ سبق نسلاً بعد نسلٍ یاد رہتا۔ اور

اسلامی احکام سے انکی وابستگی

قائم رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعہ یہ ہدایت دی ہے کہ گو ہم نے ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ مگر پھر بھی ضروری ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مرنے لگے۔ تو وہ اپنے رشتہ داروں کو یہ کہتا جائے۔ کہ میری جائداد اسلام کے احکام کے مطابق تقسیم ہو۔ بسا اوقات انسان ایسے علاقوں میں ہوتا ہے۔ جہاں عیسائیوں کی کثرت ہوتی ہے۔ یا یہودیوں کی کثرت ہوتی ہے۔ یا دوسرے مذاہب والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے کسی ایک ملک یا ایک قوم تک اس کا پیغام محدود نہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہزاروں ہزار مسلمان ایسے علاقوں میں ہوں جنہیں مسلمانوں کی بجائے غیر مذاہب والوں کی کثرت ہو ایسے علاقوں میں اگر مرنیوالا یہ وصیت نہیں دے جاتا کہ میری جائداد شرعی احکام کے مطابق تقسیم ہو تو ہو سکتا ہے کہ غیر مذاہب والوں کے غلبہ کی وجہ سے اس کے رشتہ داروں میں بزدلی پیدا ہو جائے۔ اور وہ اسلامی احکام

کو نظر انداز کر دیں۔ لیکن اگر ایسی صورت نہ ہو بلکہ ایک شخص کا تمام ماحول اسلامی ہو۔ تب بھی اللہ تعالیٰ کی ہدایت یہی ہے کہ مرنے والے کو یہ کہہ جانا چاہیئے۔ کہ میرا مال اس اس طرز پر تقسیم کیا جائے اور

اس میں حکمت یہ ہے

کہ شریعت نے ⅓ حصہ کی وصیت ہر انسان کے لئے جائز رکھی ہے۔ اگر ایک شخص مر جائے اور اس کی جائداد بہت زیادہ ہو۔ جسے دیکھ کر بعض لوگوں کے دلوں میں لالچ اور حرص پیدا ہو جائے۔ اور اس جائداد پر قبضہ کرنا چاہیں تو ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جھوٹے طور پر یہ کہنا شروع کر دے۔ کہ میرے حق میں مرنے والے نے ⅓ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اس لئے جائداد کا ⅓ حصہ مجھے ملنا چاہیئے۔ یہ اور اسی قسم کی کئی الجھنیں ہیں جو مال کثیر کو دیکھ کر پیدا ہو جاتی ہیں۔ قادیان میں ہی اس قسم کے بعض جھگڑے پیدا ہوئے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ اس کی جائداد بہت بڑی تھی اس کے اپنے بیٹے بھی موجود تھے۔ لیکن پھر بھی بعض ایسے لوگ کھڑے ہو گئے جن میں سے ایک کہتا کہ انہوں نے میرے حق میں اتنے مال کی وصیت کی تھی۔ اور دوسرا کہتا۔ کہ انہوں نے اتنا مال مجھے دے دیا تھا۔ اگر انسان یہ کہہ جائے کہ میری جائداد

قرآن کریم کے مقرر کردہ حصص

کے مطابق میرے رشتہ داروں میں تقسیم کی جائے۔ تو اس قسم کے جھگڑے کبھی پیدا نہ ہوں۔ کیونکہ جب وہ یہ وصیت کرے گا۔ اگر اس نے کسی اور کو بھی مال دیا ہوگا تو اس کا بھی ضرور نام لے گا۔ اور کہے گا کہ مال کا اتنا حصہ میں نے فلاں فلاں شخص کو دیا ہوا ہے۔ اس کے بعد جو مال باقی رہے۔ وہ میرے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے۔ غرض اس وصیت کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ اگر تو کسی کے حق میں اس نے وصیت کی ہوگی تو وصیت سب کے سامنے آ جائے گی۔ اور اگر اس نے کوئی ایسی وصیت نہیں کی ہوگی۔ تو بعد میں جو شخص دعویدار بنے گا۔ اس کا جھوٹ لوگوں پر آپ ہی کھل جائے گا۔

مال کثیر کی شرط

خدا تعالیٰ نے اس لئے رکھی ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس دو چار سو روپیہ ہو۔ تو اس پر لوگوں کی نظر نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کوئی جائداد چھوڑ جائے تو کئی لوگ اسے لالچ کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس میرے نزدیک اس آیات کا ورثہ کی آیات سے کوئی اختلاف نہیں۔ وہ آیات اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اور یہ آیت اپنی جگہ پر درست ہے۔ ورثہ کی آیات اس لئے ہیں کہ جائداد کی تقسیم

وصیّت کی اہمیّت

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرسلہ سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ ربوہ)

"پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیّت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے۔ اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کریں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وصیت کریں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کریگا تو جو شخص وصیت کرتا ہے اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔" (الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۲ء)

ان کے مطابق ہو اور ان ترک خیرا ن الوصیۃ للوالدین والاقربین کا حکم اس لئے ہے کہ اس کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے کئی قسم کے جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ شریعت نے $\frac{1}{3}$ کی وصیت ہر انسان کے لئے جائز رکھی ہے اگر ایک شخص کہنا شروع کر دے کہ مجھے فلاں شخص نے اپنی جائداد میں سے اتنا حصہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اب یہ حصہ مجھے ضرور ملنا چاہیئے تو اس کا رد کس طرح ہو اس قسم کے

جھگڑوں کے ازالہ کی یہی صورت تھی

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیدیا جاتا کہ اگر تم دیکھتے ہو کہ تم مال کثیر اپنے پیچھے چھوڑ رہے ہو تو چونکہ اس قسم کے اموال پر کئی لوگوں کے ہوتے ہیں۔ اس لئے تم تفصیلاً اس بارہ میں وصیت کر جایا کرو اگر کوئی وعدہ کیا گیا ہو تو وہ اسی وصیت میں آجائے گا۔ اور اگر کوئی وعدہ نہیں ہوگا تو اس وصیت کی وجہ سے کوئی جھگڑا کھڑا نہیں ہوگا۔ بلکہ سارا مال شریعت کے احکام کے مطابق تقسیم ہوگا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال فرما کر مال و جائداد کی کوئی تعیین نہیں کی کیونکہ

خیر ایک نسبتی امر ہے

غرباء میں سے اگر کسی کے پاس دو تین ہزار روپیہ ہو تو وہ ان کے نزدیک بہت بڑا مال ہوگا۔ درمیانی طبقہ کے لئے دس پندرہ یا بیس ہزار روپیہ مال کثیر ہوگا پھر اور بڑے امراء کو دیکھا جائے تو وہ چالیس پچاس ہزار روپیہ کو مال کثیر قرار دیں گے اور آگے چلے جاؤ تو دس بیس لاکھ روپیہ خیر سمجھا جائے گا اس سے کم روپیہ کسی شمار میں نہیں ہوگا۔ بہر حال شریعت نے صرف خیر کا لفظ استعمال کیا ہے اور خیر کے متعلق اختیار دے کہ کتنا مال خیر میں شامل ہے ہم پر چھوڑ دیا ہے اگر کوئی سمجھے گا کہ اس کا مال خیر میں شامل ہے۔ تو وہ وصیت کر دے گا۔ اور اگر سمجھے گا کہ وہ خیر نہیں تو اس پر کوئی الزام بھی نہیں آئیگا اس حکم حکمت میں نے بتادی ہے کہ اس سے مختلف قسم کے جھگڑوں کو دور کرنا اسلام کا مقصد ہے اور اللہ تعالیٰ یہ بتاتا ہے کہ جب بھی تم سمجھو کہ تمہارے پاس اتنا روپیہ ہے کہ اس کی وجہ سے بعد میں تمہارے رشتہ داروں میں جھگڑا پیدا ہو سکتا ہے تو تم مرتے وقت اس کے بارہ میں خاص طور پر وصیت کر جایا کرو گو وہ وصیت بہر حال قرآن کے مطابق ہوگی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی شخص اپنے طور پر کسی کو کچھ دیدے اور کسی کو کچھ مگر چونکہ

$\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت کا حق

جو ہر انسان کو دیا گیا ہے اس میں بعض لوگ اشتباہ پیدا کر سکتے ہیں اس لئے یہ حکم دیکر اس اشتباہ کو دور کیا گیا ہے پس اس آیت کا کسی دوسری آیت سے کوئی اختلاف نہیں اور ان دونوں میں تضاد سمجھنا صرف تعبیر کی کمی کا نتیجہ ہے دنیا میں اختلاف کو حل کرنے کے دو ہی ذریعے ہیں ایک قرآن بالقرآن اور ایک قرآن بالحدیث ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ قرآنی آیت کو قرآنی آیت سے ہی حل کیا جائے اور دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ قرآنی آیت کا حل کسی حدیث سے تلاش کیا جائے یہ آیت ایسی ہے جس کو حل کرنے کے لئے ہمیں کسی حدیث کی ضرورت نہیں دونو آیات اپنی اپنی جگہ واضح ہیں اور دونوں مل کر جھگڑوں کا سدباب کرتی اور تمدن کی صحیح معنوں میں بنیاد رکھتی ہیں۔ غرض ورثہ کا مسئلہ بھی ایسا ہے جس کے متعلق ہماری

جماعت کے علماء کا فرض ہے

کہ وہ ایک کتاب لکھ دیں تاکہ اس بارہ میں جو شبہات پیدا ہو سکتے ہیں وہ دور ہو جائیں۔

"قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے"

دشتِ جنوں کی سیر سے کوئی کب تک جی بہلاوے
ہم جس شہر سے نکلے تھے پھر اس کی یاد ستاوے

ہجر کے دن۔ فرقت کی راتیں۔ کرب و بلا کی گھڑیاں
غربت میں بے چارے تنہا دل پر لشکر دھاوے

جن گلیوں کی مٹی نے محبوب کے پاؤں چومے
ان گلیوں کی چاہت پھر دن رات ہمیں تڑپاوے

عشق کے سودے میں ہے کس کو سود و زیاں کی پروا
کون کسی کی سنتا ہے جب دل کو لگن لگ جاوے

منزل منزل کرتے ہم نے کتنا سفر کر ڈالا
منزل سامنے دیکھ رہی ہے کوئی نہ اب ستاوے

صبر و رضا دکھلانے والے خوشیوں کے دن دیکھیں
کہہ دو اب ناہید سے جا کر غم کے گیت نہ گاوے

۔ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (تذکرہ صفحہ ۶۷۷)

عبدالمنان ناہید

مجلس اطفال الاحمدیہ پشاور کا پہلا کامیاب سالانہ تربیتی اجتماع

پشاور اور چھ بیرونی مجالس کے اطفال کی شرکت

مورخہ ۲۸ راگست ۱۹۶۲ء کو احمدیہ مسجد سول لائن پشاور میں مجلس اطفال الاحمدیہ پشاور کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اسمیں مقامی اطفال کے علاوہ جو کثرت سے موجود تھے متعدد بیرونی مجالس مثلاً مرجان نوشہرہ چارسدہ اچینی پایاں شیخ محمدی اور رسالپور سے بھی احمدی بچے اپنے اپنے مربیوں کی نگرانی میں شامل ہوئے۔ محترم قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر اور مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت پشاور کے علاوہ مقامی جماعت کے متعدد بزرگ و عہدیداران درمیان سلسلہ بھی اول سے آخر تک اجتماع میں شریک ہوئے۔

مکرم محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس موقعہ پر ازراہ کرم ایک خاص پیغام ارسال فرمایا۔ جو مرکزی نمائندہ شیخ خورشید احمد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھ کر سنایا۔

یہ اجتماع اول سے آخر تک نہایت مفید دینی اور تربیتی امور پر مشتمل تھا۔ بچوں نے تلاوت قرآن کریم اذان۔ تقاریر۔ نظموں اور دینی و دنیوی معلومات کے مقابلوں میں بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ آخر میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے بچوں کو انعامات دئیے گئے۔ دوپہر کے کھانے اور تیسرے پہر کی چائے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ بچوں کا ڈسپلن اور دیگر انتظامات ہر طرح اطمینان بخش تھے۔ اس کامیاب اور نہایت مفید تربیتی اجتماع کا سہرا مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے سر ہے۔ جس کے کارکنوں نے ان تھک محنت اور ہمت کے ساتھ اسے کامیاب بنایا۔

انٹرویو واقفین طلبا

مندرجہ ذیل واقفین طلباء کا انٹرویو ہونا ہے اسلئے مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز سوموار بوقت $7\frac{1}{2}$ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں تشریف لے آئیں۔ (وکیل الدیوان)

(۱) عبدالسمیع صاحب ابن ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مکان ۱۰۷/۴ سید پوری گیٹ راولپنڈی

(۲) عبدالمومن صاحب " " " " " "

(۳) رائے غضنفر حسین صاحب چک ۳۲ ج ب ۱۲ تحصیل و ضلع سرگودھا۔ (۴) محمد طفیل صاحب پارسل کلرک وزیر آباد جنکشن (۵) حبیب اللہ صاحب لالہ موسےٰ (۶) ابن مسیح اللہ صاحب معرفت احمدیہ مسجد پشاور (۷) رفیق احمد صاحب سعید ابن ملک محمد شریف صاحب محمود آباد ضلع جہلم (۸) محمد سعید صاحب اختر ابن چوہدری برکت علی صاحب الراجی ٹیلرنگ ہاؤس میاں چنوں (۹) چوہدری شیدا شکور صاحب ربوہ محلہ آؤٹ ہ متصل چونگی ۲۲ راولپنڈی کینٹ (۱۰) محمد ارشد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب چک ۱۱۵ جنوبی سرگودھا (۱۱) محمد افضل صاحب مبشر ابن چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۱۵ ج ب سرگودھا۔ (۱۲) محمد سلیم صاحب ابن نور محمد صاحب صحابی دارالصدر غربی الف ربوہ (۱۳) مسعود احمد صاحب ابن فضل احمد صاحب پام ویو ۵ ڈیوس روڈ لاہور

روس * اور * اسلام

(از محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

روس وہ ملک ہے جس کی حکومت اور حکومت کی ہمنوا رعایا نے واضح طور پر خدا کی خدائی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کر رکھا ہے۔

اس قوم کی لامذہبیت اسلام کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ اگر اس قوم کو ایشیاء کے براعظم میں بسنے والے مسلمانوں پر تصرف حاصل ہو جائے تو جو کچھ حصہ اسلام کا ایمانی اور اعمالی لحاظ سے باقی ہے۔ اس کا بھی خاتمہ ہو جائے۔ گویا اسلام کے لئے موجودہ زمانہ میں اس سے بڑھ کر اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔ اس بارہ میں ایک شاہد کی بصیرت افروز شہادت خاص طور پر قابل توجہ ہے۔

روس کے محکمہ سراغرسانی کے سابق افسر مسٹر اسماعیل آغا کا بیان ہے کہ:۔

”آج کل اسلام اپنی حیات کے سب سے بڑے خطرے سے گذر رہا ہے۔“

(منقول از نوائے وقت ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء)

یعنی اس مبصر نے جو جو کارگذاریاں اسلام کے خلاف روس میں دیکھی ہیں اور جو ارادے اس قوم کے اسلام کی تباہی کے ان کے اندر موجود ہیں ان کے پیش نظر وہ بھی یہ اعتراف کرتے ہیں کہ جس قدر خطرہ اسلام کی حیات کو اس وقت ہے اس سے پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔

ہم اس جگہ کرنل صاحب کو اور ان کے ذریعہ روس کو حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے کی بتلائی ہوئی پیشگوئی کی طرف توجہ دلاتے ہیں جس سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ ایک علیم و خبیر اور قادر و توانا خدا موجود ہے جو اسلام کی اپنے فرشتوں کی افواج کے ساتھ مدد و نصرت کرنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبر کنز العمال کی جلد ۷ کے صفحہ ۱۷۴ پر یوں درج ہے:۔ یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین۔ یلبسون للناس جلود الضأن من اللین السنتهم احلی من العسل وقلوبهم قلوب الذیاب یقول اللہ عزوجل الی یغترون أم علی یجترؤن فبی حلفت لابعثن علی اولئک منهم فتنة۔

یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جابجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی انکو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سا مال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے دین میں داخل ہو جائے۔ بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے بھیڑیوں کے دل ہوں گے اور خدائے عزوجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حلم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ میں ان کو جلد نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افترا کرنے میں دلیری کر رہے ہیں۔ یعنی میری کتابوں میں تحریف کرنے میں کیوں اس قدر مشغول ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر فتنہ برپا کروں گا۔

اس پیشگوئی پر جو اصدق الصادقین صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے معمولی نظر ڈالنے سے ہر ایک ذی فہم شخص پر کلی طور پر واضح ہو جائے گا کہ اس زمانہ میں بلکہ ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے ایسا گروہ خروج کر چکا ہے جو دنیا کے چپہ چپہ پر پھیلا ہوا ہے اور اپنی دولت اور املاک کی کثرت سے اور اپنی ایجادات کی فراوانی سے اور ان کی قوت کو استعمال میں لاتے ہوئے زبان کی میٹھی چھری چلاتے ہوئے توحید کے اسلامی پیغام کی جگہ تین خداؤں کی خدائی منوانے میں سرتاپا مستغرق ہیں۔

یہ گروہ تو تخریب اسلام کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا ہی رہا تھا کہ اس گروہ کا ایک حصہ (کمیونسٹ) خدا کا ہی منکر ہو گیا۔ اور اسی گروہ کو آنکھیں دکھانے لگا۔ تب اسے احساس ہوا کہ میں اسلام پر ظلم کرتا رہا ہوں۔ لیکن یہ احساس اس وقت ہوا جبکہ خود اس کی ہستی خطرہ میں پڑ گئی۔

لیکن اب پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں وہ کچھ ہو کر رہے گا۔ جس کے کئے جانے کی خداوند رب العالمین نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ ”میں انہیں میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کروں گا“۔ پس یہ فتنہ اشتراکیت ہے جس کا استخراج عیسائی اقوام سے ہوا ہے۔

پس سچے مسلمان اور حقیقی اسلام کو کوئی خطرہ نہیں گو سخت بیانک منظر سامنے آنے کو ہے اے کاش یہ منکر خدا خدا کو مان لے اور اے کاش کہ ایک یگانہ قادر خدا کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ رکھنے والے عبرت پکڑیں۔ اور اسلام قبول کر لیں تا وہ بچائے جائیں۔

سفر حج بیت اللہ شریف

(از الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے۔)

(قسط ۶)

(سابقہ قسط کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۶۰ء)

پہلے طواف (طواف قدوم) کی تفصیل

مطوف ہم سب کو حجر اسود کی سیدھ میں لے گیا لوگ پروانوں کی طرح حجر اسود پر ٹوٹے پڑتے تھے اور اس کی حفاظت پر متعین عربی سپاہی انہیں دھکیل دھکیل کر آگے چلاتے جاتے تھے اس عاشقانہ انداز میں حجر اسود کو بوسہ دینے میں معدودے چند اشخاص کامیاب ہو جاتے اور اکثر ناکام رہتے۔ انسانوں کے اس تلاطم خیز ہجوم میں عربی، عراقی، شامی، مصری، افریقی، ایرانی، ہندوستانی، پاکستانی اور خدا جانے کس کس ملک اور کون کون سی زبان بولنے والے لوگ تھے۔ لیکن سب بلا استثناء صرف ایک زبان یعنی عربی میں اپنے خدائے قدوس کے حضور میں دعائیں کر رہے تھے سبحان اللہ۔ اسلام کی عالمگیری اور عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کا یہ کیا ایمان پرور منظر تھا۔ ہمارے مطوف نے ہمارے احرام کا بھی جائزہ لیا اس طواف میں دائیں کندھے کو ننگا رکھا جاتا ہے۔ جسے اصطلاحی طور پر اضطباع کہتے ہیں (مستورات اس حکم سے مستثنیٰ ہیں) اور یہ ہر اس طواف میں ضروری ہے جس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کا فرض بھی ادا کرنا ہو۔

ہمارے منہ حجر اسود کی طرف کروائے گئے اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانے کی ہدایت کی گئی۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا اور مطوف نے باآواز بلند کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اور یہی الفاظ ہم سب نے بھی دہرائے اور ہاتھوں کو نیچے گرا لیا۔ اور خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ رکھتے ہوئے طواف شروع کر دیا۔

پہلے تین چکروں میں رمل کیا گیا۔ بقیہ چار چکر معمولی چال سے طے کئے گئے رمل چھوٹے چھوٹے قدموں سے دوڑتے ہوئے کندھوں کے ہلانے کو کہتے ہیں۔ اور یہ نفلی طواف میں نہیں کیا جاتا۔ (مستورات اس حکم سے بھی مستثنیٰ ہیں) دوران طواف دل میں سوز و گداز پیدا کرنا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ہی اس عاشقانہ عبادت کی جان ہے۔ آنحضور صلعم کے متعلق ایک روایت ہے کہ دوران طواف آنحضور صلعم نے اس دعا کا ورد فرمایا۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نیز رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی فاصلہ میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھنا بھی مسنون ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ط (اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی۔ اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ)

رکن یمانی کے پاس سے گذرتے ہوئے اس کو دایاں ہاتھ لگانا بھی مستحب ہے لیکن اگر ہجوم کی زیادتی مانع ہو تو بغیر ہاتھ لگائے گزر جانا بھی جائز ہے۔ ایسی حالت میں کہ ہم پانچ چھ افراد ایک دوسرے کو تھامے ہوئے اکٹھے طواف کر رہے تھے نہ رکن یمانی کو ہاتھ لگایا جا سکا نہ حجر اسود کو بوسہ دیا جا سکا۔

آج کل معلمین حضرات نے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعائیں ترتیب دے رکھی ہیں۔ چنانچہ ہمارے مطوف نے ہم سے وہی دعائیں کہلوائیں ہر چکر کی دعا رکن یمانی پر ختم کروا دی جاتی تھی۔ اور رکن یمانی سے حجر اسود تک ربنا اتنا فی الدنیا والی آیت پڑھوائی جاتی تھی۔

سات چکروں کی تکمیل کے بعد ہماری نظریں مقام ابراہیم پر پڑیں۔ وہاں مصلوں کی گنجائش سے دو چند زائد نمازی نوافل ادا کر رہے تھے۔ اور اسی قدر صف بنائے منتظر تھے۔ کہ کب کوئی مصلیٰ خالی ہو تو اس پر قبضہ کیا جائے۔ مقام ابراہیم کا کوئی مصلیٰ حاصل کر لینا ہمارے لئے ممکن نہ تھا۔ چاروناچار مقام ابراہیم سے قدرے جانب شرق دو نوافل ادا کئے اور پھر باب ملتزم کی دہلیز کو پکڑ کر اس طرح دعائیں کیں گویا بچہ اپنی ماں سے اپنی ضد منوا رہا ہو۔ اس مقام پر دعا کرنے والوں میں سے اکثر اسی حالت میں دعا کرتے ہوئے نظر آئے۔ کوئی اپنے چہرہ کو بیت اللہ کی دیوار سے رگڑتا کوئی سینہ سے اسے لگاتا۔ کوئی دیوانے کی طرح ہاتھ اٹھا اٹھا کر اس پر گرتا اور دعا کرتا۔ ہمارے اپنے دل کا یہ عالم تھا گویا آنکھیں پگھلی جا رہی تھیں۔ سینہ ابلا پڑتا تھا۔ باب ملتزم کی دہلیز ہاتھ میں یوں محسوس ہوتی تھی گویا اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کو ہاتھ پہنچ گیا ہے۔

سبحان اللہ وہ کیا ہی عجیب و غریب منظر تھا۔

(باقی پھر)

نتیجہ امتحان "ہمارا رسولؐ"

زیر اہتمام شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲)

نام	نمبر حاصل کردہ
دہلی گیٹ لاہور	
ظفر احمد صاحب	۳۸
لئیق احمد صاحب	۲۱
شاہد محمود صاحب	۳۱
محمود احمد صاحب	۳۶
انور سمیع صاحب	۲۵
لطیف احمد صاحب	۴۰
عبد الملک صاحب	۴۰
سید منصور صاحب وقار	۴۱
دھرم پورہ لاہور	
احمد سلطان صاحب	۲۹
اکرم یوسف صاحب	۴۰
اسلم یوسف صاحب	۲۷
راولپنڈی	
شہزاد صاحب	۲۰
ظفر محمود صاحب	۴۹ اول
محمد مسعود صاحب	۴۱
ناصر احمد صاحب	۲۶
طاہر محمود صاحب	۴۲
خالد اقبال صاحب	۳۱
خالد محمود صاحب	۳۷
مبارک احمد صاحب	۲۱
احمد بشیر صاحب شاہد	۳۴
ملک محمد یوسف صاحب	۳۸
ظہور احمد صاحب	۴۱
لطیف احمد صاحب	۲۱
کریم احمد صاحب	۳۷
راشد احمد صاحب اقبال	۲۳
نصیر احمد صاحب چغتائی	۲۰
ظہور احمد صاحب اظہر	۳۸
سرگودھا شہر	
ظہور احمد صاحب	۴۲
مسعود احمد صاحب	۴۰
داؤد احمد صاحب	۲۳
بشیر احمد صاحب چوہدری	۴۵
نعمت اللہ خاں صاحب	۲۹
محمد ذکریا صاحب	۳۰
محمد سمیع خاں صاحب	۴۷ سوم
حبیب احمد صاحب عمر	۴۳
منور احمد صاحب	۳۸
محمود احمد صاحب انور	۳۱

نام	نمبر حاصل کردہ
شیخ مجید احمد صاحب	۳۳
تخت ہزارہ	
سید منیر احمد صاحب ہمدانی	۴۵
عبد العزیز صاحب	۴۳
ملتان شہر	
فاروق احمد صاحب نسیم	۳۹
مظفر احمد صاحب	۲۱
عبد القادر صاحب	۲۳
محمد اکرم صاحب جنجوعہ	۳۶
محمد ارشد خاں صاحب شاہین	۳۲
سہیل کوثر صاحب	۳۶
نصیر احمد صاحب تبسم	۴۵
بشیر احمد صاحب	۳۳
ریاض احمد صاحب	۳۷
جڑانوالہ	
محمد اکرم خاں صاحب	۴۶
حمید احمد صاحب	۴۱
نصیر احمد صاحب	۴۳
عبد السلام صاحب	۳۸
بشیر احمد صاحب	۳۱
مبارک احمد صاحب	۳۴
اورحمہ	
محمود احمد صاحب	۲۲
محمد علی صاحب آزاد	۳۳
محمد بوٹا صاحب	۳۳
محمد اشرف صاحب	۲۰
سکندر حیات صاحب	۲۸
اللہ بخش صاحب عابد	۲۱
عطاء اللہ صاحب	۳۱
سید بشیر حسین شاہ صاحب	۳۵
جہلم شہر	
انور احمد صاحب ایاس	۲۸
نسیم احمد صاحب	۴۰
سیٹھی عطاء الحق صاحب	۴۲
مظہر الحق صاحب	۲۰
اعجاز احمد صاحب	۲۵
محمود احمد صاحب	۳۵
ضیاء الحق صاحب سیٹھی	۳۵
محمد اقبال صاحب بٹ	۲۶

(باقی)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ضروری اعلانات

(۱) فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کیلئے چندہ

اس سال اکتوبر میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت جلد از جلد بنائی جائے جس کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے سال رواں کے لئے بیس ہزار کی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ جن لجنات کی نمائندگان موجود تھیں وہ تو اپنے وعدہ جات لکھوا گئی تھیں۔ باقی تمام لجنات بھی اپنے وعدے جلد از جلد بھجوائیں اور وصولی کا انتظام بھی کریں تا کہ عمارت جلد از جلد شروع کی جا سکے۔ یہ چندہ مستورات کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ جماعت کے مردوں کو بھی اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ سکول میں لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کی تعلیم کا انتظام ہے۔ نیز لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ جو فرد یا عورت ڈیڑھ صد روپیہ کی رقم ایک سال میں سکول کے لئے دیں ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائیں گے۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۲) صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء کے موقعہ پر انشاء اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام جو نمائش لگائی جائے گی اس کے متعلق لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل فیصلہ کیا ہے اس کی روشنی میں تمام لجنات اپنے اپنے ہاں نمائش کی تیاری شروع کر دیں تا کہ اس سال بھی نہایت شاندار پیمانہ پر نمائش منعقد کی جا سکے۔

۱۔ نمائش کے افتتاح سے قبل لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے مقرر کردہ جج تمام اشیاء کو دیکھ کر ان کے اول دوم کا فیصلہ کرینگی۔ اور جلسہ سالانہ کے دوران میں ہی انعام حاصل کرنے والیوں کو انعام دیئے جائینگے۔ انعام مندرجہ ذیل کاموں پر دیئے جائیں گے

۱۔ (بنائی) Knitting پر اول اور دوئم انعام۔

۲۔ کروشیہ پر اول اور دوئم انعام۔

۳۔ ہاتھ کی کڑھائی پر اوّل و دوئم انعام۔

۴۔ مشین کی کڑھائی پر اوّل اور دوئم انعام۔

۵۔ فینسی کام پر اول اور دوئم انعام۔

۶۔ متفرق اشیاء پر اوّل اور دوئم انعام۔

۷۔ علاوہ ہاتھ سے کام بنانے کے ہر لجنہ اپنے اپنے شہر یا گاؤں کی خاص مصنوعات بھی لائیں تا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر باہر سے آنے والی خواتین مرکز میں ہی ہر شہر قصبہ اور گاؤں کی اشیاء خرید سکیں۔ براہ مہربانی عہدہ دار اپنی رپورٹیں بھجواتے وقت اس بات کا تذکرہ بھی ضرور کریں کہ وہ نمائش کے لئے کیا تیاری کر رہی ہیں۔

سیدہ تنویر الاسلام

(جنرل سیکرٹری شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

(۳) امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"

ماہ ستمبر مورخہ ۲۵ بروز اتوار کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے باقی نصف حصہ کا امتحان ہوگا (مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی لجنہ اماء اللہ میں امتحان کی تحریک کر کے شامل ہونے والی ممبرات کے نام ارسال فرما دیں تا کہ وقت مقررہ پر پرچے ارسال کئے جا سکیں۔

نوٹ:۔ جن لجنات نے پہلے نصف حصہ کا امتحان دیا ہے ان کے لئے باقی نصف حصہ کا امتحان دینا لازمی ہے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۴) چندہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

عرصہ چار سال سے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ چونکہ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کو کافی اخراجات اٹھانے پڑتے ہیں اسلئے ان اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ممبر سے ۸ر سالانہ چندہ وصول کیا جائے۔

براہ مہربانی تمام لجنات شرح کے مطابق ہر ممبر سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

۹/۲۳ کو بروز جمعہ ربوہ میں اور ۹/۲۵ کو بروز اتوار بیرونجات میں۔

نصاب:۔ ۱۔ حفظ ربع آخر پارہ تیس (ہر خواندہ و ناخواندہ احباب کے لئے)

۲۔ ترجمہ ربع آخر پارہ تیس (صرف تعلیم یافتہ احباب کے لئے)

زعماء کرام توجہ فرما دیں۔ والسلام

قائد تعلیم انصار اللہ ۶۰/۹/۲۹

موجودہ اور اعشاری سکوں کی قیمتوں میں فرق

حکومت کی طرف سے شائع کردہ چارٹ

کراچی ۱۴ ستمبر۔ وزارت خزانہ نے عوام کی سہولت کے لئے ایک چارٹ شائع کر کے واضح کر دیا ہے کہ موجودہ سکوں اور اعشاری سکوں کی قیمتوں میں کیا توازن ہوگا۔

چارٹ حسب ذیل ہے۔

موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ	موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ	موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ	موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ
۱	۰	۱	۷	۳	۲۲	۱	۷	۴۴	۷	۱۰	۶۶
۲	۰	۱	۸	۳	۲۳	۲	۷	۴۵	۸	۱۰	۶۷
۳	۰	۲	۹	۳	۲۳	۳	۷	۴۵	۹	۱۰	۶۷
۴	۰	۲	۱۰	۳	۲۴	۴	۷	۴۶	۱۰	۱۰	۶۸
۵	۰	۳	۱۱	۳	۲۴	۵	۷	۴۶	۱۱	۱۰	۶۸
۶	۰	۳	۰	۴	۲۵	۶	۷	۴۷	۰	۱۱	۶۹
۷	۰	۴	۱	۴	۲۶	۷	۷	۴۷	۱	۱۱	۶۹
۸	۰	۴	۲	۴	۲۶	۸	۷	۴۸	۲	۱۱	۷۰
۹	۰	۵	۳	۴	۲۷	۹	۷	۴۸	۳	۱۱	۷۰
۱۰	۰	۵	۴	۴	۲۷	۱۰	۷	۴۹	۴	۱۱	۷۱
۱۱	۰	۶	۵	۴	۲۸	۱۱	۷	۴۹	۵	۱۱	۷۱
۲	۱	۶	۶	۴	۲۸	۰	۸	۵۰	۶	۱۱	۷۲
۱	۱	۷	۷	۴	۲۹	۱	۸	۵۱	۷	۱۱	۷۲
۲	۱	۷	۸	۴	۲۹	۲	۸	۵۱	۸	۱۱	۷۳
۳	۱	۸	۹	۴	۳۰	۳	۸	۵۲	۹	۱۱	۷۳
۴	۱	۸	۱۰	۴	۳۰	۴	۸	۵۲	۱۰	۱۱	۷۴
۵	۱	۹	۱۱	۴	۳۱	۵	۸	۵۳	۱۱	۱۱	۷۴
۶	۱	۹	۰	۵	۳۱	۶	۸	۵۳	۰	۱۲	۷۵
۷	۱	۱۰	۱	۵	۳۲	۷	۸	۵۴	۱	۱۲	۷۵
۸	۱	۱۰	۲	۵	۳۲	۸	۸	۵۴	۲	۱۲	۷۶
۹	۱	۱۱	۳	۵	۳۳	۹	۸	۵۵	۳	۱۲	۷۶
۱۰	۱	۱۱	۴	۵	۳۳	۱۰	۸	۵۵	۴	۱۲	۷۷
۱۱	۱	۱۲	۵	۵	۳۴	۱۱	۸	۵۶	۵	۱۲	۷۸
۰	۲	۱۲	۶	۵	۳۴	۰	۹	۵۶	۶	۱۲	۷۸
۱	۲	۱۳	۷	۵	۳۵	۱	۹	۵۷	۷	۱۲	۷۹
۲	۲	۱۴	۸	۵	۳۵	۲	۹	۵۷	۸	۱۲	۷۹
۳	۲	۱۴	۹	۵	۳۶	۳	۹	۵۸	۹	۱۲	۸۰
۴	۲	۱۵	۱۰	۵	۳۶	۴	۹	۵۸	۱۰	۱۲	۸۰
۵	۲	۱۵	۱۱	۵	۳۷	۵	۹	۵۹	۱۱	۱۲	۸۱
۶	۲	۱۶	۰	۶	۳۷	۶	۹	۵۹	۰	۱۳	۸۱
۷	۲	۱۶	۱	۶	۳۸	۷	۹	۶۰	۱	۱۳	۸۲
۸	۲	۱۷	۲	۶	۳۹	۸	۹	۶۰	۲	۱۳	۸۲
۹	۲	۱۷	۳	۶	۳۹	۹	۹	۶۱	۳	۱۳	۸۳
۱۰	۲	۱۸	۴	۶	۴۰	۱۰	۹	۶۱	۴	۱۳	۸۳
۱۱	۲	۱۸	۵	۶	۴۰	۱۱	۹	۶۲	۵	۱۳	۸۴
۰	۳	۱۹	۶	۶	۴۱	۰	۱۰	۶۲	۶	۱۳	۸۴
۱	۳	۱۹	۷	۶	۴۱	۱	۱۰	۶۳	۷	۱۳	۸۵
۲	۳	۲۰	۸	۶	۴۲	۲	۱۰	۶۴	۸	۱۳	۸۵
۳	۳	۲۰	۹	۶	۴۲	۳	۱۰	۶۴	۹	۱۳	۸۶
۴	۳	۲۱	۱۰	۶	۴۳	۴	۱۰	۶۵	۱۰	۱۳	۸۶
۵	۳	۲۱	۱۱	۶	۴۳	۵	۱۰	۶۵	۱۱	۱۳	۸۷
۶	۳	۲۲	۰	۷	۴۴	۶	۱۰	۶۶	۰	۱۴	۸۷

موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ	موجودہ سکہ پائی	موجودہ سکہ آنہ	نیا سکہ پیسہ
۱	۱۴	۸۸	۱	۱۵	۹۴
۲	۱۴	۸۹	۲	۱۵	۹۵
۳	۱۴	۸۹	۳	۱۵	۹۵
۴	۱۴	۹۰	۴	۱۵	۹۶
۵	۱۴	۹۰	۵	۱۵	۹۶
۶	۱۴	۹۱	۶	۱۵	۹۷
۷	۱۴	۹۱	۷	۱۵	۹۷
۸	۱۴	۹۲	۸	۱۵	۹۸
۹	۱۴	۹۲	۹	۱۵	۹۸
۱۰	۱۴	۹۳	۱۰	۱۵	۹۹
۱۱	۱۴	۹۳	۱۱	۱۵	۹۹
۰	۱۵	۹۴	۰	۱۶	۱۰۰

مغربی پاکستان میں پانی کی دو بڑی ذخیرہ گاہیں

سات لنک نہریں اور پانچ بیراج تعمیر ہوں گے

تمام کام دس سال کے اندر دو مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا

نہری پانی کے متعلق سمجھوتہ کی تفصیلات

لاہور ۱۴ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ نہری پانی کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے سمجھوتے کے تحت (جس پر ۱۹ ستمبر کو کراچی میں دستخط ہوں گے) پاکستان میں پانی کے متبادل انتظامات کی غرض سے پانی ذخیرہ کرنے کے لئے دو بڑے بند تعمیر کرنے۔ سات لنک نہریں کھودنے، پانچ بیراج بنانے۔ ٹیوب ویل لگانے اور نکاسی کا ایک نظام قائم کرنے کے منصوبے بھی شامل ہیں۔

پاکستان کے اندازے کے مطابق ان تعمیرات پر بحیثیت مجموعی ساڑھے چار ارب روپے خرچ ہوں گے۔ اخراجات میں عالمی بنک امریکہ برطانیہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور پاکستان شریک ہوں گے۔ متبادل تعمیرات کے لئے ہندوستان بھی ایک مقررہ رقم دیگا دریائے سندھ کے ترقیاتی فنڈ کے لئے عالمی بنک پاکستان کو ایک قرض بھی دے گا۔

منگلا بند

دو میں سے ایک بند دریائے جہلم پر جہلم شہر سے بیس میل دور منگلا کے گاؤں کے قریب تعمیر کیا جائے گا۔ اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی تین سو ستر فٹ اور اس کے بالائی حصہ کی لمبائی دو میل کے قریب ہوگی۔ بڑے بند کے علاوہ ذخیرہ گاہ کے جنوبی کنارے خالی جگہ بند کرنے کے لئے چار چھوٹے بند بھی بنائے جائیں گے۔ جن کی بلندی تیس سے دو سو ستیالیس فٹ تک اور مجموعی لمبائی پانچ میل کے قریب ہوگی۔ تکمیل کے بعد منگلا بند کا شمار دنیا کے ان سب سے بڑے بندوں میں ہوگا جس کی بنیاد میں مٹی بھری ہوگی اس بند کی بنیاد میں آٹھ کروڑ مکعب گز سے زیادہ مٹی ڈالی جائیگی۔ بند کی تعمیر سے جو جھیل بنے گی وہ چھبیس میل لمبی ہوگی۔ اور اس میں چون لاکھ ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہوگی۔

پانی ذخیرہ کرنے کے علاوہ منگلا بند کے منصوبے کے تحت پن بجلی کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جائے گا۔ جو ابتداء میں تین لاکھ چالیس ہزار کیلو واٹ بجلی تیار کر سکے گا۔ یہ صلاحیت ورسک کے بجلی گھر کے منصوبے کے مقابلے میں دگنی سے زیادہ ہے اس منصوبے کے تحت اس سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے اور بجلی پیدا کرنے کی گنجائش نکالی جا سکتی ہے۔ مگر ابتداء میں اس کا دائرہ عمل صرف اوپر بیان کئے ہوئے اعداد تک محدود ہوگا چنانچہ حکومت پاکستان یہ منصوبہ تیار کر رہی ہے کہ بند کی بلندی میں پچاس فٹ کا اضافہ کر دیا جائے جس کے بعد پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش نراسی لاکھ ایکڑ فٹ اور بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت دس لاکھ کیلو واٹ تک پہنچ جائے گی۔

تربیلا بند

پانی ذخیرہ کرنے کے لئے دوسرا بند دریائے سندھ پر ہری پور سے پندرہ میل کے فاصلہ پر تربیلا گاؤں کے قریب بنایا جائے گا۔ اسکی بنیاد میں پتھر ڈالے جائیں گے۔ بالائی حصہ پر اس کی لمبائی دو میل کے قریب اور اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی تین سو بیس فٹ ہوگی۔ تکمیل کے بعد اس کا شمار دنیا کے ان سب سے بڑے بندوں میں ہوگا جس کی بنیاد میں پتھر بھرا گیا ہے اس بند کی مصنوعی جھیل چھبیس میل لمبی ہوگی۔ اور اس میں اکیاون لاکھ ایکڑ فٹ پانی کی گنجائش ہوگی۔

لنک نہریں

متبادل تعمیرات کے منصوبے کے تحت سات بڑی لنک نہریں بھی کھودی جائیں گی یہ موجودہ تین لنک نہروں یعنی مرالہ راوی لنک بی آر بی ڈی لنک اور بلوکی سلیمانکی لنک کے علاوہ ہوں گی جنہیں حکومت پاکستان نے تعمیر کیا ہے سیلاب اور دوسرے اسباب کی وجہ سے چونکہ موجودہ لنک نہروں کو گذشتہ چند برسوں میں شدید نقصان پہنچا ہے اس لئے منصوبے میں ان کی مرمت اور درستگی کے لئے تیرہ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ نئی لنک نہروں کے نام یہ ہیں۔ چشمہ۔ جہلم لنک۔ تونسہ۔ پنجند لنک رسول۔ قادر آباد لنک۔ قادر آباد۔ بلوکی لنک۔ تریموں۔ سدھنائی لنک۔ سدھنائی میلسی۔ بہاولی۔ گنگ اور بلوکی سلیمانکی لنک نمبر ۲۔

ربوہ کے عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی اور کس طرح آپؐ کی قوتِ قدسی کے طفیل اس آخری زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ظہور میں آئی اور پھر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ہاتھوں دنیا میں اسلام پھر غالب آ رہا ہے۔

آخر میں مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ اللہ نے ایک نہایت پر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہ میں"۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تحریرات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلےٰ مقام اور فہم و ادراک سے بالاشان کو واضح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود سراپا عشق انگیز تھا۔ آپ کے عشاق آپؐ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی اور ہمیشہ ہوتے چلے جائیں گے لیکن جو نسبت غلام کو آقا سے اور کوثر کو صاحب کوثر سے ہے کسی اور کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام شان اور آپؐ کے تمام مقامات کو واضح کیا۔ آپؐ کے مقام دنیٰ فتدلّٰی آپ کے مقام محمود اور بسیلہ اور فضیلہ کی تشریح فرمائی اور آپ کا جامع جمیع کمالات ہونا اور صد درجہ کا ہمدرد اور غمخوار بنی نوع انسان ہونا نیز آپ کا مقام ختم نبوت دنیا کے سامنے اس قدر مسحور کن انداز میں پیش فرمایا کہ جس کی اور کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی لحاظ سے دائمی حیات کا بھی ثبوت دیا۔

آخر میں صاحب صدر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام رحمۃ للعالمین پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں واضح کیا کہ اس رحمت کا فیض دنیا میں جاری و ساری ہے۔ آپ نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ اللہ تعالےٰ نے مصلح موعود کو بھی رحمت کا نشان قرار دیا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب درد نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھی۔ مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر نے آنحضورؐ کی شان میں اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ظفر (جوہو) نے مکرم جناب قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز ڈاکٹر مرزا امین بیگ سلمہ ربہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈاکٹری کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے لندن جا رہا ہے۔ وہ ۶ ستمبر ۱۹۶۰ء بروز منگل صبح ۱/۲ ۷ بجے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے روانہ ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس بزرگان سلسلہ و احباب و درویشان قادیان سب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہر طرح اس کا حافظ و ناصر ہو بخیریت و عافیت منزل مقصود پر پہنچے اور اس کا وہاں جانا اللہ تعالےٰ کی خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

عزیز کا بڑا بھائی برخوردار مرزا منیر بیگ جو پہلے ہی انگلینڈ میں موجود ہے۔ بفضل خداوند کریم وہ بالکل تندرست ہے۔ میں تمام دعا گو بزرگوں اور احباب اور ہمدردان کا تہ دل سے شکر گذار ہوں کہ اللہ تعالےٰ سب کو اپنی جناب سے بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا معظم بیگ عفی اللہ عنہ (افسر لنگر خانہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہات کی بناء پر کتاب حیات بقاپوری حصہ پنجم مصنفہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اشاعت و فروخت کو بند کر دیا گیا ہے۔

(ناظر امور عامہ)

اعلانِ ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی گلزار احمد صاحب کو فرزند عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین +

(عبد الرشید خالد پنڈی چری ضلع لائلپور)

اعانت الفضل

۱۔ مکرمی کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ لندن سے احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ ان کی دونوں بہوئیں ۲۲ اگست کو ربوہ سے روانہ ہو کر ۲۳ اگست کو ان کے پاس بخیریت پہنچ گئیں۔ آپ احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس ضمن میں دعائیں کیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر محترم کیپٹن صاحب نے الفضل کو مبلغ ایک پاؤنڈ بطور اعانت بذریعہ پوسٹل آرڈر بھیجا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرماویں۔

۲۔ مکرم ایم طاہر صاحب نے امسال ایم۔ بی بی۔ ایس کا امتحان دینا ہے احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (نوٹ) مکرم ایم۔ طاہر صاحب نے مبلغ -/-/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں

(مینجر الفضل)

درخواستِ دعا

میرے ماموں مکرم قریشی محمد حسین صاحب سنوری جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں ان دنوں بندش پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دوسرا اپریشن ہونا ہے احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں

(سید بشیر احمد محلہ دار الرحمت ربوہ)